Allama Iqbal Open University AIOU BA AD Solved Assignment NO 2 Autumn 2025

Code 405 Iqbaliat

www.studyvillas.com

سوال نمبر *1* - درج ذیل سوالات کے جواب تحریر کریں۔

***1-* انڈین نیشنل کانگریس کب قائم ہوئی تھی؟**

انڈین نیشنل کانگریس *(Indian National Congress) 28* دسمبر *1885*ء کو بمبئی *(*موجودہ ممبئی*)* میں قائم ہوئی تھی۔ اس کی بنیاد ایک سیاسی فورم کے طور پر رکھی گئی تاکہ ہندوستانی عوام کے مسائل کو سامنے لایا جا سکے اور برطانوی سامراج کے دور میں ہندوستانی عوام کے مفادات کی نمائندگی کی جا سکے۔ ابتدا میں یہ کانگریس چھوٹے پیمانے پر ایک تعلیمی اور سیاسی فورم کے طور پر قائم ہوئی، جس میں بیشتر رکن اعلیٰ تعلیم یافتہ اور متوسط طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔ انڈین نیشنل کانگریس نے ابتدائی دور میں

سیاسی شعور اجاگر کرنا، عوام کی سیاسی شرکت بڑھانا، اور اصلاحی اقدامات پر زور دینا جیسے اہم مقاصد حاصل کیے۔ کانگریس نے بعد میں ہندوستان میں برطانوی حکومت کے خلاف عوامی تحریکات کا مرکز بننے کا کردار ادا کیا، اور اس کے مختلف قائدین نے ہندوستان کی آزادی کے لیے سیاسی جدوجہد میں اہم کردار ادا کیا۔ کانگریس کے قیام کا مقصد صرف سیاسی جدوجہد نہیں تھا بلکہ عوامی فکری شعور اور تعلیمی بیداری پیدا کرنا بھی تھا، جس سے ہندوستانی معاشرے میں ترقی اور سماجی اصلاح کی راہیں کھل سکیں۔

2- "بانگ درا" میں شامل اقبال کی پہلی نظم "ہمالہ" کسی رسالے میں شائع ہوئی تھی؟

اقبال کی نظم **"ہمالہ"** سب سے پہلی بار کسی ادبی رسالے میں شائع ہوئی تھی، جس کا مقصد نوجوانوں میں قومی شعور اور فکری بیداری پیدا کرنا تھا۔ یہ نظم بعد میں اقبال کی کتاب **بانگ درا *(Bang-e-Dra)*** میں شامل کی گئی۔ بانگ درا *1924*ء میں شائع ہوئی اور اقبال کے ابتدائی شعری مراحل کی نمائندگی کرتی ہے۔ نظم "ہمالہ" میں اقبال نے فطرت، انسانی روح کی بلندی، اور قومی

www.studyvillas.com

خودی کے موضوعات کو اجاگر کیا۔ اس نظم میں پہاڑوں کی بلندی اور قدرتی مناظر کو انسانی حوصلے اور عزم کی علامت کے طور پر پیش کیا گیا، جو نوجوانوں میں جرات، ہمت اور عزم پیدا کرنے کے لیے لکھا گیا۔ اقبال نے اس نظم کے ذریعے نوجوان نسل کو **فکری اور روحانی تربیت**، **اخلاقی بلندی**، **اور عملی حوصلہ** کی طرف راغب کیا۔ "ہمالہ" کے مندرجات میں فلسفہ، فطرت، اور انسانی خودی کی تعلیمات یکجا ہیں، جو اقبال کے فکری اور شعری سفر کا اہم حصہ ہیں۔

3- مسلم لیگ کب قائم ہوئی؟

مسلم لیگ (*All India Muslim League*) *30* دسمبر *1906*ء کو علی گڑھ میں قائم ہوئی۔ اس جماعت کا مقصد ہندوستانی مسلمانوں کے سیاسی مفادات کی نمائندگی کرنا اور برصغیر میں مسلمانوں کے حقوق اور شناخت کے تحفظ کے لیے سیاسی اور سماجی بیداری پیدا کرنا تھا۔ مسلم لیگ نے ابتدا میں مسلمانوں کی تعلیم، سیاسی شرکت، اور معاشرتی شعور بڑھانے کے لیے کام کیا۔ بعد میں مسلم لیگ نے مسلمانوں کی قومی خودمختاری اور الگ سیاسی تشخص کے

www.studyvillas.com

حصول کے لیے اہم کردار ادا کیا، جو بالآخر پاکستان کے قیام میں کلیدی حیثیت اختیار کر گیا۔ مسلم لیگ کے قیام کے ساتھ ہی ہندوستانی سیاسی منظر نامہ میں ایک نیا باب شروع ہوا، جس میں مسلمان اپنے مسائل اور فکری اہداف کے لیے ایک منظم پلیٹ فارم کے ذریعے کام کرنے لگے۔

4- علامہ اقبال نے اپنی نظم "تصویر درد" 1904ء میں کس انجمن کے جلسے میں پڑھی تھی؟

اقبال نے اپنی نظم **"تصویر درد"** *1904ء* میں **انجمن ترقی اردو** کے ایک ادبی جلسے میں پڑھی تھی۔ انجمن ترقی اردو ایک ادبی اور ثقافتی فورم تھا جو اردو زبان و ادب کے فروغ اور فکری مباحث کے لیے کام کرتی تھی۔ اقبال کی یہ پیشکش نہ صرف ادبی محافل میں ان کے نام کو اجاگر کرنے والی تھی بلکہ اس نے نوجوانوں میں ادبی اور فلسفیانہ شعور بھی پیدا کیا۔ نظم "تصویر درد" میں اقبال نے انسانی جذبات، روحانی کشمکش، اور فلسفیانہ فکر کو بیان کیا، جس کی بدولت یہ نظم نہ صرف ادبی لحاظ سے بلکہ فکری اور اخلاقی اعتبار سے بھی اہمیت رکھتی ہے۔

www.studyvillas.com

5- اقبال کی نظم "تصویر درد" کے پہلے بند کا آخری شعر غالب، بیدل، رومی اور حافظ میں سے کس شاعر کا ہے؟

اقبال کی نظم "تصویر درد" کے پہلے بند کا آخری شعر **رومی** سے متاثر ہے۔ اقبال نے رومی کی تصوفی اور فلسفیانہ بصیرت سے اثر لیتے ہوئے انسانی روحانی اور فکری خیالات کو اردو نظم میں ڈھالا۔ رومی کے اثرات اقبال کی شاعری میں واضح طور پر نظر آتے ہیں، خاص طور پر انسانی خودی، روحانیت، اور اخلاقی بلندی کے موضوعات میں۔ اقبال نے رومی کی فکری تربیت اور روحانی بصیرت کو اپنے زمانے کے نوجوانوں اور قاریوں تک پہنچانے کے لیے "تصویر درد" جیسے شعری کام تخلیق کیے، جو فکر، فلسفہ اور اخلاقی اصولوں پر مبنی ہیں۔

6- نظم "تصویر درد" ہئیت کے اعتبار سے کیا ہے؟ مسدس، مخمس، ترجیع بند یا ترکیب بند؟

نظم **"تصویر درد"** ہئیت کے اعتبار سے **ترکیب بند** ہے۔ ترکیب بند کی

www.studyvillas.com

خصوصیت یہ ہے کہ ہر بند ایک مکمل خیال پیش کرتا ہے اور بندوں کے درمیان فکری تسلسل قائم رہتا ہے۔ اقبال نے ترکیب بند ہئیت کا انتخاب اس لیے کیا تاکہ فلسفیانہ، فکری اور اخلاقی موضوعات کو تفصیل کے ساتھ واضح کیا جا سکے۔ ترکیب بند میں شاعر کو یہ سہولت ملتی ہے کہ وہ ہر بند میں الگ خیال یا استدلال پیش کرے، اور پوری نظم میں ایک مربوط فکری ڈھانچہ قائم رکھے۔ اقبال نے ترکیب بند ہئیت کے ذریعے اپنی نظم میں درد، فکر، اور فلسفہ کو منظم انداز میں پیش کیا۔

7- نظم "خضر راہ" دو کرداروں کا مکالمہ ہے۔ یہ دو کردار کون کون سے ہیں؟

نظم **"خضر راہ"** میں دو مرکزی کردار ہیں:

1. **شاہد (طالب علم یا نوجوان فکری کردار)** – جو علم، تجربہ، اور فکری بصیرت کی تلاش میں ہے۔

www.studyvillas.com

2. **خضر (رہنما یا استاد)** – جو حکمت، تجربہ، اور روحانی بصیرت کے ذریعے شاگرد کی رہنمائی کرتا ہے۔

یہ مکالمہ استاد اور شاگرد کے درمیان ہوتا ہے، اور اس میں زندگی، علم، اخلاقیات، اور معاشرتی مسائل پر غور و فکر پیش کیا گیا ہے۔

خضر کا کردار تجربہ، حکمت، اور بصیرت کی علامت ہے جبکہ شاگرد کا کردار انسانی سوالات، جذبہ، اور فکری تلاش کی نمائندگی کرتا ہے۔

8- نظم "خضر راہ" میں کسی زمانے کے مسائل کا ذکر ہے؟

نظم "خضر راہ" میں اقبال نے اپنے **عہد کے مسائل** کی نشاندہی کی ہے، جن میں نوجوانوں میں فکری اور اخلاقی بیداری کی کمی، معاشرتی برائیوں، اور مسلمانوں کی قومی و مذہبی پستی شامل ہیں۔ اقبال نے نوجوانوں کو **علم، فکر، اور خودی کے ذریعے اپنے حالات بدلنے کی تلقین** کی ہے۔ نظم میں موجود مکالمے میں خضر شاگرد کو نصیحت کرتا ہے کہ خودی، شعور اور اخلاقی قوت کے ذریعے انسان اپنے عہد کے مسائل کا حل تلاش کر سکتا ہے۔

www.studyvillas.com

9- نظم "خضر راہ" سے تشبیہ کی کوئی مثال تحریر کیجیے۔

تشبیہ کی مثال: اقبال نے انسانی زندگی کو **دریا کے بہاؤ** سے تشبیہ دی ہے، جہاں علم اور حکمت کی تلاش ایک کشتی کی مانند ہے، اور خضر اس کشتی کے رہنما کی طرح ہیں۔ اس تشبیہ کے ذریعے اقبال نے یہ بیان کیا کہ زندگی میں علم اور حکمت کی رہنمائی کے بغیر انسان بہاؤ میں بہہ سکتا ہے، اور خضر یا استاد کی رہنمائی ہی اسے درست سمت میں لے جا سکتی ہے۔

10- اقبال نے لالے کے پھول کو کسی چیز کی علامت قرار دیا ہے؟

اقبال نے **لالے کے پھول** کو نوجوانوں کی **توانائی، شوق، جوش، اور جوہر** کی علامت قرار دیا ہے۔ لالے کے پھول کی تازگی اور رنگت نوجوانی کی حرارت، امید، اور جوش کو ظاہر کرتی ہے۔ اقبال نے اسے فکری اور عملی بیداری کے لیے استعارہ کے طور پر استعمال کیا، تاکہ نوجوان اپنی توانائی اور جوش کو مثبت اور تعمیری کاموں میں استعمال کریں۔ لالے کے پھول کی مثال

www.studyvillas.com

سے اقبال نوجوانوں کو **علم، خودی، اور عمل کی طرف راغب** کرتے ہیں، تاکہ وہ نہ صرف اپنی زندگی بلکہ معاشرتی ترقی میں بھی کردار ادا کر سکیں۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 2 - مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی دو پر نوٹ لکھیں

(الف) تعارف نظم "طلوع اسلام"

نظم **"طلوع اسلام"** علامہ اقبال کی فکری اور شعوری شاعری کا اہم حصہ ہے، جو ان کے نوجوانوں کے لیے اصلاحی پیغام، اسلامی شعور، اور قومی بیداری کے نظریات کی نمائندگی کرتی ہے۔ یہ نظم اقبال کی کتاب **بانگ درا** میں شامل ہے اور اس میں انہوں نے مسلمانوں کی تاریخی عظمت، ان کی فکری اور روحانی ترقی، اور موجودہ پستی کے درمیان تضاد کو واضح کیا ہے۔ اقبال نے اس نظم کے ذریعے مسلمانوں کو اپنی **تاریخی پہچان، علمی اور فکری میراث، اور خودی** کی یاد دلائی اور انہیں اپنی عظمت بحال کرنے کی تحریک دی۔

نظم "طلوع اسلام" کا بنیادی مقصد نوجوانوں میں فکری بیداری پیدا کرنا اور انہیں اپنے مذہبی، علمی اور اخلاقی اصولوں کے مطابق عمل کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ اقبال نے مسلمانوں کی تاریخی کامیابیوں، جیسے خلفائے راشدین کے عہد، اسلامی فلسفیوں، علمی شخصیات، اور مسلمانوں کے علمی کارناموں کا ذکر کیا تاکہ نوجوانوں میں فکری شعور اور اخلاقی بلندی پیدا ہو۔ نظم کے

www.studyvillas.com

مطالعے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اقبال کے نزدیک **اسلام صرف مذہب یا عبادت کا نام نہیں بلکہ ایک فکری، اخلاقی اور عملی تحریک ہے،** جو انسان کو بلند مقام اور دنیا میں عزت فراہم کرتی ہے۔

نظم کے مختلف بندوں میں اقبال نے **طلوع اسلام کی روشنی کو ایک فکری اور روحانی تحریک کے طور پر پیش کیا** ہے، جو مسلمانوں کو نہ صرف اپنے مذہبی اور ثقافتی ورثے سے روشناس کراتی ہے بلکہ عملی اور تعمیری کاموں کی طرف بھی راغب کرتی ہے۔ اقبال نے نوجوان نسل کو یہ باور کرایا کہ علم، خودی، اور عمل کے ذریعے ہی مسلمان اپنی عظمت اور فکری خودمختاری دوبارہ حاصل کر سکتے ہیں۔ نظم میں استعمال ہونے والے استعارے اور تشبیہات جیسے **روشنی، طلوع، اور چمکدار ستارے** مسلمانوں کے روشن مستقبل اور فکری ترقی کی علامت ہیں۔

اقبال کی "طلوع اسلام" میں نہ صرف **ادبی حسن** ہے بلکہ اس میں فلسفیانہ اور تاریخی بصیرت بھی شامل ہے۔ انہوں نے نظم کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ مسلمانوں کی عظمت اور ترقی کا انحصار **تعلیم، اخلاق، خودی، اور عملی توانائی** پر ہے۔ اقبال نے نوجوانوں میں شعوری اور عملی حوصلے پیدا کرنے

www.studyvillas.com

کے لیے نظم میں مختلف تاریخی واقعات، اسلامی فلسفہ، اور اخلاقی اصول بیان کیے۔ نظم کی ادبی خصوصیات میں **ترکیب بند ہئیت، فکری تسلسل، استعارے، تشبیہات، اور معنوی گہرائی** شامل ہیں، جو قاری کو نہ صرف ادبی لحاظ سے متاثر کرتی ہیں بلکہ فکری اور روحانی شعور بھی پیدا کرتی ہیں۔

نظم "طلوع اسلام" کی اہمیت اردو ادب اور اسلامی فلسفہ دونوں کے لیے نمایاں ہے۔ اقبال نے اس نظم میں مسلمانوں کی علمی اور تاریخی میراث کو اجاگر کیا اور نوجوان نسل کو یہ باور کرایا کہ وہ اپنی **فکری خودی، روحانی بصیرت، اور عملی قوت** کے ذریعے اپنے عہد کے مسائل حل کر سکتے ہیں۔ اقبال نے نظم کے ہر بند میں مسلمانوں کے لیے اصلاحی پیغام، فکری بصیرت، اور عملی تحریک فراہم کی، جس سے نوجوان نسل میں خودی اور قومی شعور پیدا ہوتا ہے۔

(ب) تعارف نظم "خضر راہ"

www.studyvillas.com

نظم **"خضر راہ"** علامہ اقبال کی فکری، فلسفیانہ اور اصلاحی شاعری کی نمایاں مثال ہے۔ یہ نظم دراصل **دو کرداروں کے درمیان مکالمہ** پر مبنی ہے: خضر اور شاگرد۔ خضر ایک **رہنما، استاد، اور فکری رہنمائی کرنے والا** کردار ہے، جبکہ شاگرد علم، تجربہ، اور فکری بصیرت کے لیے سوالات کرتا ہے۔ نظم میں یہ مکالمہ زندگی، اخلاق، فکری تربیت، اور نوجوانوں میں خودی اور شعور پیدا کرنے کے فلسفیانہ اصولوں پر مبنی ہے۔

نظم کا بنیادی مقصد نوجوان نسل کو **فکری، اخلاقی، اور روحانی بیداری** دینا ہے۔ اقبال نے اس نظم میں اپنے عہد کے مسائل، جیسے نوجوانوں میں اخلاقی اور فکری شعور کی کمی، سماجی برائیوں، اور مسلمانوں کی قومی و مذہبی پستی، کو اجاگر کیا ہے۔ خضر شاگرد کو یہ سمجھاتے ہیں کہ زندگی میں رہنمائی، علم، اور حکمت کے بغیر انسان اپنی منزل نہیں پا سکتا۔ یہ مکالمہ نہ صرف استاد اور شاگرد کے تعلقات کو واضح کرتا ہے بلکہ **علم، عمل، اور فکری بصیرت کی اہمیت** بھی بیان کرتا ہے۔

نظم "خضر راہ" کی ادبی خصوصیات میں **مکالماتی ہئیت، فلسفیانہ استدلال، تشبیہات، استعارے، اور معنوی گہرائی** شامل ہیں۔ اقبال نے انسانی زندگی کو

www.studyvillas.com

ایک **دریا کی مانند** تشبیہ دی ہے، جہاں علم اور حکمت کی تلاش ایک کشتی کی مانند ہے اور خضر اس کشتی کے رہنما ہیں۔ یہ تشبیہ واضح کرتی ہے کہ زندگی میں رہنمائی اور تجربے کے بغیر انسان بہاؤ میں بہہ سکتا ہے، اور استاد یا رہنما کی رہنمائی ہی اسے صحیح سمت میں لے جا سکتی ہے۔

نظم میں موجود مکالمہ **اصلاحی اور تربیتی پہلوؤں** پر زور دیتا ہے۔ اقبال نے نوجوانوں کو یہ سکھایا کہ علم اور حکمت کی تلاش، اخلاقی بصیرت، اور عملی قابلیت ہی انسان کو معاشرتی اور فکری ترقی کی راہ پر گامزن کرتی ہیں۔ خضر شاگرد کو نصیحت کرتے ہیں کہ خودی اور فکری شعور کے بغیر انسان اپنی اصل طاقت اور قابلیت کا ادراک نہیں کر سکتا۔

"خضر راہ" کی فکری اہمیت صرف ادبی یا شعری لحاظ سے نہیں بلکہ **تربیتی، فلسفیانہ، اور روحانی نقطہ نظر** سے بھی ہے۔ نظم نوجوانوں میں عمل، خودی، اور فکری شعور پیدا کرنے کی تحریک دیتی ہے۔ اقبال نے اس نظم میں نوجوان نسل کو یہ باور کرایا کہ علم، بصیرت، اور رہنمائی کے ذریعے ہی وہ اپنے عہد کے مسائل کا حل تلاش کر سکتے ہیں اور معاشرتی و فکری ترقی میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔

www.studyvillas.com

نظم کے مختلف بندوں اور مکالموں میں اقبال نے **علم کی اہمیت، رہنمائی کا کردار، اور فکری شعور** واضح کیا ہے۔ یہ نظم ایک **فکری مکالمہ** ہے جو استاد اور شاگرد کے تعلقات، تجربے، اور حکمت کے حصول کے موضوعات پر مبنی ہے۔ اقبال نے اس نظم کے ذریعے نوجوانوں میں **عمل، اخلاقی قوت، اور فکری بصیرت** پیدا کرنے کی کوشش کی، تاکہ وہ نہ صرف اپنی زندگی بلکہ معاشرتی ترقی میں بھی مثبت کردار ادا کر سکیں۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 3 - اقبال کی نظم نگاری پر مضمون تحریر کیجیے

علامہ محمد اقبال اردو اور فارسی ادب کے نمایاں شاعر اور فلسفی ہیں جن کی نظم نگاری نہ صرف ادبی حسن و جمال کی عکاس ہے بلکہ فکری، فلسفیانہ، اور اصلاحی جہات کی حامل بھی ہے۔ اقبال کی نظم نگاری کی اہمیت اردو ادب کے تناظر میں اس لیے بھی نمایاں ہے کیونکہ انہوں نے اپنی تخلیقات کے ذریعے صرف جمالیاتی حسن نہیں بلکہ معاشرتی شعور، اخلاقی تربیت، اور فکری بیداری کی تعلیم بھی دی۔ اقبال کی شاعری میں روحانیت، فلسفہ، خودی کا تصور، اور نوجوانوں کی تربیت بنیادی موضوعات ہیں۔ ان کی نظم نگاری کو سمجھنے کے لیے ہمیں ان کے عہد کے تاریخی، سماجی، اور علمی پس منظر کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے، کیونکہ اقبال نے اپنے زمانے کے مسائل اور سماجی پس منظر کو اپنی شاعری میں مؤثر انداز میں شامل کیا۔

www.studyvillas.com

۱۔ اقبال کی نظم نگاری کا تاریخی پس منظر

اقبال کی نظم نگاری کا آغاز برصغیر کے سیاسی و سماجی بحران کے دوران ہوا، جب مسلمان سماجی، سیاسی، اور فکری طور پر پستی کا شکار تھے۔ برصغیر میں برطانوی راج، مسلمانوں کی سیاسی پس ماندگی، اور اخلاقی و علمی تربیت کی کمی نے نوجوان نسل کو مایوسی اور جمود میں مبتلا کر دیا تھا۔ ایسے حالات میں اقبال نے اپنی شاعری کو ایک **فکری اور اصلاحی تحریک** کے طور پر استعمال کیا تاکہ نوجوانوں میں شعور، حوصلہ، اور عمل کی ترغیب پیدا کی جا سکے۔ ان کی نظم نگاری میں نوجوانوں کی تربیت، قومی شعور کی بیداری، اور روحانی ارتقاء کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔

اقبال نے ابتدائی دور میں شاعری کی روایتی صورتوں، جیسے غزل، نظم، اور ترکیب بند، کا استعمال کیا لیکن اپنے شعری موضوعات میں **فکری گہرائی، فلسفیانہ مضامین، اور اصلاحی پیغام** کو یکجا کیا۔ ان کی نظم نگاری نے نہ صرف اردو بلکہ فارسی ادب میں بھی ایک نئی سمت دی۔

۲۔ اقبال کی نظم نگاری کے موضوعات

www.studyvillas.com

اقبال کی نظم نگاری مختلف موضوعات پر محیط ہے، جنہیں ہم چند مرکزی پہلوؤں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

(ا) خودی اور روحانی ارتقاء

اقبال کی شاعری کا سب سے نمایاں موضوع **خودی *(Selfhood)*** ہے۔ خودی کا فلسفہ اقبال کی نظم نگاری کا بنیادی ستون ہے، جس میں انہوں نے انسان کو اپنی ذات کی پہچان، فکری شعور، اور روحانی ترقی کی ترغیب دی۔ ان کے مطابق انسان کی عظمت اس کی **ذاتی اور روحانی قوت** سے منسلک ہے اور اس کی ترقی کا انحصار اس کی خودی کو پہچاننے اور مضبوط کرنے پر ہے۔ نظموں جیسے **"خودی کا پیغام"** اور **"خضر راہ"** میں اقبال نے نوجوانوں کو یہ باور کرایا کہ خودی اور فکری شعور کے بغیر انسان اپنی قابلیت کا ادراک نہیں کر سکتا۔

(ب) اسلامی اور قومی شعور

اقبال کی نظم نگاری میں مسلمانوں کی **تاریخی عظمت، دینی شعور، اور قومی خودی** کو اجاگر کرنے کا خاص زور ہے۔ نظم **"طلوع اسلام"** میں انہوں نے مسلمانوں کی ابتدائی تاریخ، خلفائے راشدین کے دور کی عظمت، اور علمی و

www.studyvillas.com

فکری کارناموں کو بیان کیا تاکہ نوجوانوں میں قومی فکری بیداری پیدا ہو۔ اقبال نے یہ باور کرایا کہ مسلمانوں کی عظمت اور فکری ترقی علم، عمل، اور اخلاقی اصولوں کی بنیاد پر ممکن ہے۔

(ج) نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح

اقبال کی نظم نگاری کا ایک اور اہم پہلو نوجوانوں کی **فکری، اخلاقی، اور روحانی تربیت** ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو علم، جرات، حوصلہ، اور عمل کی طرف راغب کیا تاکہ وہ اپنے عہد کے مسائل کا حل تلاش کر سکیں۔ نظم **"بانگ درا"** میں موجود اشعار نوجوانوں کی فکری بیداری اور عملی توانائی پیدا کرنے کے لیے لکھے گئے ہیں۔ اقبال کی نظم نگاری میں نوجوان نسل کو فکری شعور، اخلاقی تربیت، اور عملی تحریک فراہم کرنے کی واضح کوشش نظر آتی ہے۔

(د) فلسفیانہ اور اخلاقی مضامین

اقبال کی نظم نگاری میں فلسفہ اور اخلاقیات کا گہرا اثر ہے۔ انہوں نے اپنی نظموں میں انسانی زندگی کے **معنوی، اخلاقی، اور روحانی پہلوؤں** کو اجاگر کیا۔ نظم **"تصویر درد"** میں انسانی جذبات، روحانی کشمکش، اور فلسفیانہ فکر

www.studyvillas.com

کو بیان کیا گیا ہے۔ اقبال کی نظم نگاری میں ہر شعر، استعارہ، اور تشبیہ فکری اور اخلاقی بصیرت کا حامل ہوتا ہے۔

۳۔ اقبال کی نظم نگاری کی ادبی خصوصیات

اقبال کی نظم نگاری کے ادبی پہلو بہت وسیع ہیں اور ان میں چند نمایاں خصوصیات شامل ہیں:

(ا) ترکیب بند اور مکالماتی ہئیت

اقبال نے اپنی نظموں میں **ترکیب بند اور مکالماتی ہئیت** کا استعمال کیا تاکہ فلسفیانہ اور فکری موضوعات کو واضح کیا جا سکے۔ نظم **"خضر راہ"** ایک مکالماتی نظم ہے جس میں استاد اور شاگرد کے درمیان فلسفیانہ اور تربیتی مکالمہ پیش کیا گیا ہے۔ اسی طرح ترکیب بند نظموں میں ہر بند ایک مکمل فکری اظہار ہوتا ہے اور بندوں کے درمیان تسلسل برقرار رہتا ہے، جو قاری کو موضوع کی گہرائی تک لے جاتا ہے۔

(ب) استعارہ اور تشبیہ

www.studyvillas.com

اقبال کی نظم نگاری میں **استعارے اور تشبیہات** کا بھرپور استعمال نظر آتا ہے۔ انسانی زندگی کو دریا کے بہاؤ سے تشبیہ دینا، لالے کے پھول کو جوانی کی علامت قرار دینا، اور طلوع اسلام کی روشنی کو فکری اور روحانی بیداری کے طور پر پیش کرنا اقبال کی تخلیقی خصوصیات ہیں۔ ان تشبیہوں کے ذریعے اقبال نے اپنی فکری بصیرت اور اصلاحی مقصد کو عام فہم انداز میں بیان کیا۔

(ج) فکری گہرائی

اقبال کی نظم نگاری میں **فکری گہرائی** نمایاں ہے۔ انہوں نے فلسفہ، تصوف، اور انسانی روحانی تجربات کو شاعری کے قالب میں ڈھالا۔ نظم **"تصویر درد"** میں انسانی جذبات، اخلاقی جدوجہد، اور روحانی سوچ کو شعری زبان میں پیش کیا گیا ہے، جس سے قاری نہ صرف ادبی لطف محسوس کرتا ہے بلکہ فکری اور روحانی بیداری بھی حاصل کرتا ہے۔

(د) اصلاحی رنگ

اقبال کی نظم نگاری میں اصلاحی رنگ واضح ہے۔ وہ شاعری کو صرف جمالیاتی اظہار نہیں بلکہ **معاشرتی اور اخلاقی اصلاح** کا ذریعہ سمجھتے تھے۔

www.studyvillas.com

نوجوانوں کی تربیت، اخلاقی شعور کی بیداری، اور معاشرتی برائیوں کے خلاف نصیحت ان کی نظموں میں نمایاں ہے۔

۴۔ اقبال کی نظم نگاری میں اہم تصانیف

اقبال کی نظم نگاری کی اہم کتابیں اور مجموعے درج ذیل ہیں:

1. **بانگ درا *(1924ء)*** – ابتدائی اور مشرقی فکری شعور پر مبنی نظمیں، جو نوجوانوں کی تربیت اور مسلمانوں کی فکری بیداری کے لیے ہیں۔

2. **بال جبریل *(1935ء)*** – روحانی اور فلسفیانہ نظمیں، جن میں خودی، معرفت، اور انسانی روحانی ارتقاء کا موضوع ہے۔

3. **ضرب کلیم *(1936ء)*** – اصلاحی، فلسفیانہ، اور فکری نظمیں، جو مسلمانوں کی علمی اور اخلاقی تربیت کے لیے لکھی گئی ہیں۔

www.studyvillas.com

4. **ارمغان حجاز (1938ء)** – روحانی اور دینی شعور کی نظمیں، جو نوجوانوں اور عوامی بیداری کے لیے ہیں۔

یہ مجموعے اقبال کی نظم نگاری کے ارتقائی سفر کی عکاسی کرتے ہیں اور اردو اور فارسی ادب میں ان کے مقام کو نمایاں کرتے ہیں۔

۵۔ اقبال کی نظم نگاری کا فکری اور اصلاحی اثر

اقبال کی نظم نگاری نے اردو ادب میں نئے فکری اور اصلاحی رجحانات متعارف کرائے۔ انہوں نے شاعری کو **فکری، اخلاقی، اور فلسفیانہ تحریک** کا ذریعہ بنایا۔ ان کی نظموں نے نوجوان نسل میں **خودی، شعور، علم، اور عمل** کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اقبال کی نظم نگاری نہ صرف ادبی معیار بلند کرنے والی ہے بلکہ **معاشرتی اور اخلاقی بیداری** کے لیے بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔

---

www.studyvillas.com

۶۔ نوجوانوں اور ادبی تحریکات پر اثرات

اقبال کی نظم نگاری نے نوجوانوں میں **فکری بیداری، قومی شعور، اور عملی جوش** پیدا کیا۔ ان کی نظموں نے نوجوانوں کو اپنے عہد کے مسائل حل کرنے کی ترغیب دی اور انہیں علمی، اخلاقی، اور روحانی ترقی کی طرف راغب کیا۔ اقبال نے نظم نگاری کے ذریعے نوجوانوں کو یہ سکھایا کہ علم، عمل، اور خودی کے بغیر انسان اپنی فکری اور عملی صلاحیتوں کا ادراک نہیں کر سکتا۔

۷۔ نظم نگاری کا مجموعی جائزہ

اقبال کی نظم نگاری:

- فکری اور فلسفیانہ مضامین پر مبنی ہے۔
- نوجوانوں کی تربیت اور اصلاح کا ذریعہ ہے۔
- اسلامی اور قومی شعور کو اجاگر کرتی ہے۔

www.studyvillas.com

- ادبی حسن، تشبیہات، استعارے، اور مکالماتی ہئیت سے مالا مال ہے۔

- تاریخی، اخلاقی، اور روحانی بصیرت فراہم کرتی ہے۔

اقبال کی نظم نگاری اردو ادب میں ایک **سنگِ میل** کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے شاعری کے ذریعے نہ صرف جمالیات کی خدمت کی بلکہ فکری، فلسفیانہ، اور اصلاحی تحریک بھی چلائی۔ ان کی نظمیں آج بھی **نوجوانوں، ادیبوں، اور فکری محققین** کے لیے رہنمائی اور تحریک کا وسیع ذریعہ ہیں، جو عملی، اخلاقی اور فکری ترقی کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 4 - نظم "خضر راہ" کا فکری و فنی جائزہ پیش کریں

نظم **"خضر راہ"** علامہ محمد اقبال کی فکری اور فلسفیانہ شاعری کا ایک شاہکار ہے جو اردو ادب میں اصلاحی، تربیتی، اور فکری شعور کے حوالے سے ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ یہ نظم ایک **مکالماتی ہئیت** کی حامل ہے جس میں دو مرکزی کردار شامل ہیں: **خضر**، جو کہ ایک رہنما اور استاد ہیں، اور **شاگرد یا طالب علم** جو علم، فکری بصیرت، اور اخلاقی رہنمائی کی تلاش میں ہے۔ نظم کا عنوان ہی اشارہ کرتا ہے کہ یہ نظم انسان کی فکری اور روحانی رہنمائی کے راستے پر روشنی ڈالتی ہے۔ اس نظم کے ذریعے اقبال نے اپنے عہد کے نوجوانوں کو **علم، خودی، اور عملی حوصلے** کی طرف متوجہ کیا۔

www.studyvillas.com

۱۔ نظم "خضر راہ" کا تاریخی اور فکری پس منظر

نظم "خضر راہ" کے تخلیقاتی پس منظر کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اقبال کے زمانے کے **سماجی، سیاسی، اور علمی حالات** پر نظر ڈالیں۔ ۱۹ویں صدی کے آخر اور بیسویں صدی کے اوائل میں برصغیر کے مسلمانوں کی پستی، سیاسی و اقتصادی کمزوری، اور اخلاقی و فکری جمود نے نوجوان نسل میں مایوسی اور بے حسی پیدا کر دی تھی۔ ایسے حالات میں اقبال نے اپنی شاعری کو ایک **فکری تحریک اور اصلاحی ذریعہ** کے طور پر استعمال کیا تاکہ نوجوانوں میں شعور، حوصلہ، اور عملی جذبہ پیدا کیا جا سکے۔

اقبال نے اس نظم کے ذریعے نہ صرف **معاشرتی و اخلاقی اصلاح** کا پیغام دیا بلکہ انسانی زندگی کے فلسفیانہ اور روحانی پہلوؤں کو بھی واضح کیا۔ نظم میں **خضر اور شاگرد کا مکالمہ** ایک فکری اور فلسفیانہ فریم ورک کے تحت ترتیب دیا گیا ہے، جو قاری کو زندگی، علم، اور خودی کے اصولوں سے روشناس کراتا ہے۔

www.studyvillas.com

۲۔ فکری جائزہ

***(ا)* خودی اور شخصیت کی تعمیر**

اقبال کی فکری شاعری کی بنیاد **خودی** کے تصور پر ہے، اور "خضر راہ" اسی تصور کا عملی اظہار ہے۔ خضر شاگرد کو سمجھاتے ہیں کہ انسانی زندگی میں ترقی اور عظمت کا انحصار اس کی **ذاتی اور روحانی خودی** پر ہے۔ اقبال نے خودی کو ایک **انسان کی داخلی قوت اور فکری طاقت** کے طور پر پیش کیا ہے جو فرد کو کامیابی، حوصلہ، اور عملی استقلال فراہم کرتی ہے۔

***(ب)* علم اور حکمت کی اہمیت**

نظم میں علم اور حکمت کی اہمیت کو خضر کے کردار کے ذریعے اجاگر کیا گیا ہے۔ شاگرد کی جستجو اور سوالات انسانی فکری ارتقاء کی علامت ہیں، جبکہ خضر کے جوابات علم، تجربہ، اور فکری بصیرت کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اقبال نے واضح کیا کہ **علم کے بغیر انسان اپنی حقیقت اور صلاحیتوں کا ادراک نہیں کر سکتا۔**

***(ج)* عملی اور اخلاقی تربیت**

www.studyvillas.com

اقبال نے نظم کے ذریعے نوجوانوں کو یہ باور کرایا کہ **علم اور حکمت کا حقیقی مقصد عملی زندگی میں اصلاح اور اخلاقی بہتری پیدا کرنا** ہے۔ نظم میں خضر شاگرد کو نصیحت کرتے ہیں کہ صرف علم حاصل کرنا کافی نہیں بلکہ اسے عمل میں لانا ضروری ہے تاکہ فرد اور معاشرہ ترقی کر سکے۔

(د) فکری بصیرت اور معاشرتی شعور

"خضر راہ" میں فکری بصیرت کے ساتھ ساتھ **معاشرتی شعور** پر بھی زور دیا گیا ہے۔ اقبال نے نوجوانوں کو یہ سکھایا کہ وہ نہ صرف اپنی فکری اور روحانی ترقی کریں بلکہ معاشرتی برائیوں کے خلاف بھی فعال کردار ادا کریں۔ نظم میں موجود مکالمے نوجوانوں میں فکری تحریک، اجتماعی شعور، اور اخلاقی ذمہ داری پیدا کرتے ہیں۔

۳۔ فنی جائزہ

(ا) مکالماتی ہئیت

نظم کی سب سے نمایاں فنی خصوصیت **مکالماتی ہئیت** ہے۔ خضر اور شاگرد کے درمیان مکالمہ ایک **فکری اور فلسفیانہ ڈھانچہ** پیش کرتا ہے جو قاری کو

www.studyvillas.com

سوچنے اور غور و فکر کرنے پر مجبور کرتا ہے۔ اس ہئیت کے ذریعے اقبال نے پیچیدہ فلسفیانہ اور اخلاقی مسائل کو آسان انداز میں بیان کیا۔ مکالمہ نظم کو **زندگی بخش اور تعلیمی** بناتا ہے، جس سے قاری نہ صرف موضوعات سمجھتا ہے بلکہ ان پر عملی غور بھی کرتا ہے۔

(ب) تشبیہات اور استعارے

اقبال کی نظم نگاری میں **تشبیہات اور استعارے** کا استعمال ایک فنی پہلو ہے جو نظم کو معنوی گہرائی اور جمالیاتی حسن عطا کرتا ہے۔ انسانی زندگی کو **دریا کے بہاؤ** سے تشبیہ دینا، علم اور حکمت کو کشتی کے طور پر پیش کرنا، اور خضر کو رہنما کے طور پر دکھانا، یہ سب فنی اور ادبی خوبیوں کی علامت ہیں۔ یہ تشبیہیں قاری کے ذہن میں موضوعات کو واضح اور محسوساتی انداز میں پیش کرتی ہیں۔

(ج) فکری تسلسل اور ترکیب بند ہئیت

نظم **ترکیب بند ہئیت** کی حامل ہے، جس کا فائدہ یہ ہے کہ ہر بند ایک مکمل فکری اور فلسفیانہ خیال پیش کرتا ہے، اور بندوں کے درمیان تسلسل ایک

www.studyvillas.com

مربوط فکری ڈھانچہ فراہم کرتا ہے۔ اس ہئیت کے ذریعے اقبال نے اپنی نظم میں فلسفہ، علم، اخلاقیات، اور روحانیت کو منظم انداز میں یکجا کیا ہے۔

(د) زبان و بیان

اقبال کی زبان **سادہ مگر بامعنی** ہے۔ انہوں نے ادبی حسن، فکری گہرائی، اور اصلاحی پیغام کو یکجا کرتے ہوئے ایک ایسی نظم تخلیق کی جو قاری کو فکری، اخلاقی، اور روحانی تربیت فراہم کرتی ہے۔ ان کا بیان صاف، متوازن، اور ترغیبی ہے، جو نظم کو نہ صرف ادبی لحاظ سے بلکہ تربیتی اور اصلاحی لحاظ سے بھی مؤثر بناتا ہے۔

۴۔ اصلاحی اور تربیتی پہلو

نظم "خضر راہ" نوجوانوں کے لیے ایک **فکری اور تربیتی نصاب** کی حیثیت رکھتی ہے۔ خضر شاگرد کو علم، خودی، اور عملی زندگی کے اصول سکھاتے ہیں تاکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو پہچان سکے اور اپنی زندگی کو بہتر بنا سکے۔ نظم میں نوجوانوں کو یہ پیغام دیا گیا کہ:

www.studyvillas.com

1. خودی اور فکری شعور کے بغیر انسان اپنی صلاحیتوں کا ادراک نہیں کر سکتا۔

2. علم اور حکمت کی اصل قیمت عملی زندگی میں استعمال اور معاشرتی بہتری میں ہے۔

3. رہنمائی اور تجربے کی اہمیت انسانی ترقی کے لیے لازم ہے۔

4. اخلاقی اور روحانی تربیت فرد کی شخصیت کو مکمل کرتی ہے۔

یہ اصلاحی پہلو اقبال کی فکری نظم نگاری کی خاص خصوصیت ہے، جس نے اردو ادب میں نوجوانوں کی تربیت اور معاشرتی شعور کو فروغ دیا۔

۵۔ نظم "خضر راہ" کی ادبی اہمیت

نظم کی ادبی اہمیت درج ذیل نکات میں خلاصہ کی جا سکتی ہے:

www.studyvillas.com

- **مکالماتی ہئیت:** فلسفیانہ اور فکری مکالمہ نظم کو تعلیمی اور تربیتی بناتا ہے۔

- **استعارہ اور تشبیہ:** انسانی زندگی، علم، اور رہنمائی کے اصولوں کو محسوساتی انداز میں پیش کرتے ہیں۔

- **فکری گہرائی:** خودی، اخلاقیات، اور روحانیت کے فلسفیانہ تصورات قاری کو سوچنے پر مجبور کرتے ہیں۔

- **ترکیب بند ہئیت:** نظم کے ہر بند میں ایک مکمل خیال اور تسلسل موجود ہے، جو فکری وضاحت فراہم کرتا ہے۔

- **اصلاحی رنگ:** نوجوانوں کی تربیت اور فکری بیداری کو فروغ دیتا ہے۔

www.studyvillas.com

۶۔ نوجوانوں پر اثرات

اقبال کی یہ نظم نوجوانوں میں **فکری شعور، عملی حوصلہ، اور اخلاقی تربیت** پیدا کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ خضر کے ذریعے نوجوانوں کو یہ سکھایا گیا کہ وہ علم، حکمت، اور تجربے کے ذریعے اپنی زندگی میں کامیابی حاصل کریں اور معاشرتی ترقی میں اپنا کردار ادا کریں۔ نظم کی تربیتی اور اصلاحی پہلو نوجوانوں کو نہ صرف اپنی شخصیت بہتر بنانے کی ترغیب دیتے ہیں بلکہ **معاشرتی ذمہ داری اور اخلاقی شعور** بھی پیدا کرتے ہیں۔

۷۔ خلاصہ

نظم **"خضر راہ"** علامہ اقبال کی فکری اور فلسفیانہ شاعری کا ایک ممتاز نمونہ ہے۔ یہ نظم:

- نوجوانوں کے لیے فکری اور تربیتی پیغام رکھتی ہے،
- خودی، علم، حکمت، اور عملی عمل کی اہمیت اجاگر کرتی ہے،

www.studyvillas.com

- مکالماتی اور ترکیب بند ہئیت کے ذریعے فکری تسلسل فراہم کرتی ہے،

- استعارے اور تشبیہات کے ذریعے انسانی زندگی اور روحانی اصول واضح کرتی ہے،

- اصلاحی اور تربیتی پہلو کے باعث نوجوانوں اور قاری کے لیے فکری تحریک کا ذریعہ ہے۔

اقبال کی یہ نظم آج بھی اردو ادب میں **نوجوانوں کی تربیت، فکری بیداری، اور اخلاقی شعور** کے لیے ایک قابل قدر نصاب کی حیثیت رکھتی ہے اور ان کی فکری شاعری کی بلندی اور فلسفیانہ بصیرت کا عکاس ہے۔

www.studyvillas.com

سوال نمبر 5 - علامہ اقبال کی تصنیف "علم الاقتصاد" کا مکمل تعارف پیش کیجیے۔ (ج) تعارف نظم "تصویر درد")

(الف) علامہ اقبال کی تصنیف "علم الاقتصاد" کا مکمل تعارف

علامہ محمد اقبال کی تصنیف **"علم الاقتصاد"** ان کی فکری اور علمی قابلیت کا ایک منفرد مظہر ہے، جس میں انہوں نے اقتصادیات، انسانی فلاح، اور معاشرتی ترقی کے موضوعات کو فلسفیانہ اور اخلاقی زاویے سے پیش کیا۔ یہ تصنیف دراصل ایک علمی و فکری مطالعہ ہے جو معاشرتی اصولوں، اقتصادی نظم و ضبط، اور انسانی ترقی کے مابین تعلق کو واضح کرتی ہے۔ اقبال نے "علم الاقتصاد" میں اقتصادیات کو صرف مالی معاملات تک محدود نہیں رکھا بلکہ اسے **روحانی، اخلاقی، اور فکری ترقی** کے ساتھ جوڑا تاکہ معاشرتی اور انسانی فلاح کا ایک جامع تصور پیش کیا جا سکے۔

www.studyvillas.com

تصنیف کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اقبال نے **مسلمانوں کی پستی اور اقتصادی بحران** کے پس منظر میں ایک فکری و اصلاحی تحریک پیش کی۔ برصغیر کے مسلمانوں کی پسماندگی، مغربی استعمار کے اثرات، اور علمی و اقتصادی جمود نے مسلمانوں کو کمزور اور پسماندہ بنا دیا تھا۔ اقبال نے اس تصنیف کے ذریعے مسلمانوں کے لیے ایک **فکری، اخلاقی، اور اقتصادی بیداری** کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ ترقی صرف دولت یا تجارتی طاقت سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ **علم، اخلاقی بصیرت، اور عملی قوت** کے امتزاج سے ہی حقیقی فلاح ممکن ہے۔

اقبال نے اس تصنیف میں **اسلامی اقتصادیات اور مغربی اقتصادی نظریات** کا موازنہ کیا۔ انہوں نے مغربی اقتصادی ترقی کی تعریف کی لیکن یہ بھی واضح کیا کہ مسلمانوں کے لیے ترقی کا صحیح راستہ صرف اسلامی اصولوں اور اخلاقی اقدار کے مطابق ہو سکتا ہے۔ تصنیف میں **اقتصادی نظم، معاشرتی ذمہ داری، اور اخلاقی و روحانی ترقی** کو ایک جامع نظام کے تحت پیش کیا گیا ہے۔

www.studyvillas.com

"علم الاقتصاد" میں اقبال نے نوجوانوں اور معاشرے کے علمی اور اقتصادی شعور کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ وہ چاہتے تھے کہ مسلمان نہ صرف اقتصادی ترقی حاصل کریں بلکہ اپنے روحانی اور اخلاقی معیار کو بھی بلند کریں۔ تصنیف میں **مسلمان معاشرے میں اقتصادی نظم، علم و فکری تربیت، اور اخلاقی اقدار** کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے، تاکہ ہر فرد اور معاشرہ اجتماعی ترقی کی راہ پر گامزن ہو۔

اقبال کی "علم الاقتصاد" میں **تاریخی اور معاشرتی حوالہ جات** بھی شامل ہیں، جن میں مسلمانوں کی ابتدائی اقتصادی اور علمی کامیابیاں، خلفائے راشدین کے دور کی ترقی، اور اسلامی تجارتی و معاشرتی اصولوں کی مثالیں دی گئی ہیں۔ اس طرح اقبال نے تصنیف کو نہ صرف ایک اقتصادی مطالعہ بلکہ **تاریخی، فلسفیانہ، اور تربیتی دستاویز** بھی بنایا۔

اقبال کی تصنیف کی ادبی خصوصیات میں شامل ہیں:

1. **فکری اور فلسفیانہ تجزیہ** – اقتصادی نظریات کو عملی، اخلاقی اور روحانی پہلوؤں سے جوڑا گیا۔

www.studyvillas.com

2. **تاریخی اور ادبی حوالہ جات** – مسلمانوں کی تاریخی ترقی اور اقتصادی نظام کی مثالیں دی گئی ہیں۔

3. **اصلاحی اور تربیتی رنگ** – نوجوانوں اور معاشرے کو شعوری اور عملی بیداری کی ترغیب دی گئی ہے۔

4. **علمی اور تحقیقی اسلوب** – اقتصادی اور معاشرتی اصولوں کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا۔

یہ تصنیف اقبال کی علمی اور فلسفیانہ شخصیت کا آئینہ دار ہے اور اردو ادب میں **اقتصادی فکر اور فکری تحریک** کے حوالے سے ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ "علم الاقتصاد" نہ صرف اقتصادیات کے مطالعے کا ذریعہ ہے بلکہ مسلمانوں کے لیے **فکری، اخلاقی اور روحانی بیداری** کی ایک مکمل رہنمائی بھی فراہم کرتی ہے۔

www.studyvillas.com

(ب) تعارف نظم "تصویر درد"

نظم **"تصویر درد"** علامہ اقبال کی ابتدائی نظموں میں شمار ہوتی ہے اور یہ نظم ان کی فکری اور فلسفیانہ شاعری کا عکاس ہے۔ یہ نظم پہلی بار **۱۹۰۴ء میں کسی انجمن یا ادبی محفل میں پڑھی گئی** تھی اور اس میں انسانی جذبات، روحانی کشمکش، اور فکری تناؤ کو شاعرانہ انداز میں بیان کیا گیا ہے۔

نظم "تصویر درد" کی ساخت **مسدس ہئیت** پر مبنی ہے، جو نظم کو فکری تسلسل اور معنوی گہرائی فراہم کرتی ہے۔ اس نظم کے پہلے بند کے آخری شعر میں غالب، بیدل، رومی، اور حافظ جیسے شعرا کے اثرات نمایاں ہیں، جو اقبال کی ابتدائی فکری تربیت اور ادبی رجحانات کی عکاسی کرتے ہیں۔

"تصویر درد" میں اقبال نے انسانی جذبات، روحانی کشمکش، اور اخلاقی تضادات کو بیان کیا ہے۔ انہوں نے دکھایا کہ **انسانی درد، فکر، اور جدوجہد** انسانی شخصیت کی تعمیر اور روحانی ارتقاء میں کس طرح مددگار ہیں۔ نظم میں **تشبیہات، استعارے، اور فکری استدلال** کا استعمال واضح ہے، جو قاری کو نہ صرف ادبی حسن سے متاثر کرتا ہے بلکہ فکری اور روحانی شعور بھی پیدا کرتا ہے۔

www.studyvillas.com

اقبال نے اس نظم میں انسانی شخصیت کے **فکری، روحانی، اور اخلاقی پہلوؤں** کو اجاگر کیا۔ نظم کے ہر بند میں انسانی درد اور تجربات کو ایک **روحانی اور فلسفیانہ نقطہ نظر** سے دیکھا گیا ہے، جو قاری کو زندگی کے مسائل اور انسانی فطرت کے فلسفے پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

"تصویر درد" میں اقبال کی فکری بصیرت اور فلسفیانہ رجحان واضح ہے۔ انہوں نے انسانی جذبات، فکر، اور روحانی تجربات کو شعری قالب میں ڈھالا اور انہیں ایک **معنوی اور فکری تجربہ** میں بدل دیا۔ یہ نظم نہ صرف ابتدائی ادبی صلاحیتوں کی عکاس ہے بلکہ نوجوان قاری کے لیے **فکری اور اخلاقی تربیت** کا ذریعہ بھی ہے۔

www.studyvillas.com